مسلمان عورت

اور موجودہ دور کے چیلنجز

تحریر: ڈاکٹر طارق العیسی،
رئیس جمعیت احیاء التراث الاسلامی
ترجمہ مولانا عابد مجید مدنی، فاضل مدینہ یونیورسٹی

یہ بات مسلم ہے کہ دین اسلام عظیم دین ہے۔اس نے انسانیت کو تباہی و بربادی اور ہلاکت سے بچاتے ہوئے اس کیلئے صحیح، سیدھے اور پختہ راستے کی طرف رہنمائی فرمائی۔جس کے بارے میں رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔

صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین :

(ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ کے انعامات ہوئے اور نہ ان کا جن پر آپ کا غیظ وغضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا راستہ......)

مرد، زن دونوں کیلئے دین اسلام کی اطاعت و پیروی لازمی قرار دی گئی۔اس نے جہاں مرد کو مقام و مرتبہ سے نوازا وہاں عورت کی عزت و تکریم کا بھی حکم دیا اور اس کی حفاظت و نگہداشت کی تعلیم دی۔قرآن مجید کی کئی سورتوں میں اس سے متعلق شرعی احکامات کا تفصیل سے ذکر کیا۔جو کہ اس کی فطرت و طبیعت کے مطابق ہیں۔

دور جاہلیت میں عورت کا کوئی وزن ، قدر و قیمت اور اہمیت نہ تھی، اس کی کوئی رائے نہ تھی، ،اسے ایک فالتو چیز شمار کیا جاتا تھا۔لیکن جب اسلام کا بول بالا ہوا تو عورت کو مقام و مرتبہ ملا، اسے انسان کیلئے پہلا مدرسہ قرار دیا گیا، بقول شاعر:

الام مدرسة : کہ ماں ایک سکول ہے ۔جو کہ نسلوں کی تربیت کرتی ہے۔اسلام نے اسے گھر کی سر براہ بنایا۔ارشاد نبوی ﷺ ہے ۔

والمرئة راعية فی بیت زوجها وهی مسئولة عن رعیتها ۔(بخاری و مسلم)۔ترجمہ: عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس کی رعایا کے بارے اس سے پوچھا جائے گا۔

اسلام نے عورت کو مختلف حقوق سے نوازا ، اس نے اسے ایسی عزت دی جس کی نظیر تاریخ انسانی پیش نہیں کر سکتی ۔مسلمان عورت کیلئے لازم اور مناسب ہے کہ وہ دینی احکامات پر عمل کرے، اسلام نے اس پر جن حقوق و فرائض کا تعین کیا ہے انہیں بجالائے ۔حقوق انسانی کے اعتبار سے مرد و زن میں مساوات پائی جاتی ہے۔

(۱) زندگی کا حق

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بغیر حق کے نفس (جان) کو مت قتل کرو ، دور جاہلیت میں عرب لڑکیوں کو مٹی میں زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔اسلام نے اس زیادتی و ظلم سے منع کیا۔

(۲) عزت و اکرام اور عورت

اسلام عورت کو عزت و اکرام کا پورا پورا حق دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: البتہ تحقیق ہم نے بنی آدم کو اکرام دیا۔

(۳) مرد و زن کے مابین مساوات

دنیا و آخرت مرد و زن میں بدلہ اور جزاء کے اعتبار سے برابری پائی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔مرد و زن میں سے جو نیک اعمال سرانجام دے گا، وہی مومن ہے اور وہی لوگ جنت کے مستحق ہوں گے۔اس طرح اسلام نے دونوں کے خون کو بھی برابر قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔......جان کے بدلے جان......) چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھوں کو کاٹ ڈالو......)

(۴) عورت اور حق رائے

اسلام جس طرح مرد کو اپنی رائے کے اظہار کا حق دیتا ہے اس طرح عورت کو بھی وہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا خیال ظاہر کرے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔(تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات کو سن لیا جو اپنے خاوند کے بارے آپ سے جھگڑ رہی تھی ۔)

(۵) عورت اور عقیدہ

عورت کو اسلام میں عقیدہ کی آزادی حاصل ہے۔اس پر تربیت و اصلاح کرنے کی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔اور دعوت الی اللہ میں بھی حصہ لے سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔مومن مرد اور عورتیں بعض بعضوں کے دوست ہیں جو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں

(۶) عورت اور اقتصادیات

اسلام میں عورت کو اس اعتبار سے بھی عزت و آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کر سکتی ہے۔اس سے لین دین کرنا ، اسے قرض پر دینا اور اس میں سے صدقہ دینا اس کیلئے جائز اور روا ہے۔

(۷) عورت اور معاشرتی حقوق

عورتیں نبی کریم ﷺ کے اسباق میں حاضر ہوتیں تھیں، جس طرح کہ وہ جمعہ، جماعت اور عیدین میں حاضر ہوتیں تھیں ۔ انہیں کبھی شرعی احکام کو اخذ کرنے سے ان کی حیا نے نہیں روکا، جیسا کہ حضرت عائشہؓ دینی مسائل کا علم حاصل کرتیں اور پھر ان کی تبلیغ بھی فرماتیں۔

(۸) خاوند کی پسند کا حق

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ۔ بیوہ اپنے آپ کی ، سرپرست سے زیادہ حق دار ہے۔کنواری سے اس کا باپ اجازت طلب کرے گا جبکہ اسکی اجازت خاموشی ہے۔

(۹) بیوی کے ساتھ عام دستور کے مطابق رھن سہن

رب تعالیٰ فرماتے ہیں: ان کے ساتھ عام دستور کے مطابق زندگی گزاریں، اسے نان ونفقہ دیا جائے اور وراثت کی بھی وہ حق دار ہے۔ ماں، بیٹی ، بیوی، بہن اور دادی ہونے کے اعتبار سے وراثت میں اس کا حق ہے۔

دور جاہلیت میں عورت کیلئے وراثت میں کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہوا کرتا تھا، جبکہ اسلام میں اس کے وراثتی حقوق ثابت اور مسلم ہیں ۔ کوئی انسان انہیں تبدیل نہیں کر سکتا۔ جبکہ دوسرے مذاہب میں عورتوں کے حقوق کو پامال کیا گیا۔

اسلام میں عورتوں کو زنا سے منع کیا گیا ہے وہ ہرگز زنا کو اپنا حق قرار نہیں دے سکتیں۔ اسے یہ بھی حق نہیں ہے کہ وہ شرعی احکام کو رد کرے بلکہ آزادی کے ساتھ اس کا شرعی احکام پر عمل کرنا لازمی ہے۔

(۱۰) عورتوں کے لئے قانونی حقوق

شریعت اسلامیہ نے عورتوں کے حقوق مقرر فرمائے ۔ بعض علماء اسلام کہتے ہیں کہ عورت مدعی، مدعی علیہ، گواہ بن سکتی ہے، اپنی مرضی سے مال سے صدقہ بھی کر سکتی ہے۔ جس طرح ان میدانوں میں مرد کو مذکورہ مختلف حیثیتیں حاصل ہوتی ہیں۔ مرد وزن کے ظاہری حالات سے پتہ چلتا ہے کہ مرد وزن کی ساخت میں فرق ہے۔ اسلام نے ہر ایک کو اس کا حق اس کی ذمہ داریوں کو دیکھ کر دیا ہے۔ دونوں کی ذمہ داریاں انکی جسمانی ساخت کے مطابق ہیں۔ عورت کے فطرتی فرائض میں حمل ، رضاعت ، ولادت ، اور گھر کی نگرانی ونگہبانی ہے، جبکہ مرد کی ذمہ داریوں میں بھاری کام شامل ہیں تحمل و برداشت اس کی اہم صفت ہے۔

ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: مرد عورت کا سربراہ ہے۔ وہ اسے ادب وغیرہ کی تعلیم دے سکتا ہے۔ اس طرح وہ علم نبوت کا وارث بھی ہے اسے بادشاہت کا بھی حق ہے ۔ عورت کا سربراہ ہونا اسلام میں ممنوع اور ناجائز ہے، بخاری کی صحیح روایت ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ، نبی کریم ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے اپنے اوپر عورت کو مسلط کرلیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا : وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے۔ جس نے عورت کو اپنا والی بنالیا۔

حافظ ابن حجرؒ رقمطراز ہیں ۔ حدیث اس بات پر دال ہے کہ عورت سربراہ اور قاضی نہیں بن سکتی اور خود نکاح بھی نہیں کرسکتی۔

امام ابن الاثیر فرماتے ہیں ۔ (عورت کا شمار سربراہوں میں نہیں ہوتا اور قوم اسے اپنا والی بھی نہیں بنا سکتی۔)

آپ ﷺ کی فعلی سنت ہے کہ آپ نے اسے کبھی مردوں پر فوقیت نہیں دی۔ آپ ﷺ کے بعد آپ کے صحابہ کرام، تابعین کرام کے دور اور بعد میں چودہ صدیوں میں بھی اسے مردوں پر عام برتری نہیں ملی ، اور نہ بھی وہ مجلس شوریٰ کی رکن بنی اور نہ ہی حکومتی ذمہ داریاں اسے دی گئیں۔

بہت سے علماء کرام کے ایسے فتاوے موجود ہیں جن میں انہوں نے عورت کو امامت کبریٰ اور حکومت واقتدار کا حق نہیں دیا۔ اہم ترین فتاوے درج ذیل ہیں۔

(۱) فتویٰ وزارت مذہبی کمیٹی

(۲) فتویٰ وزارت مذہبی امور، کویت

(۳) فتویٰ علامہ ابن بازؒ

(۴) فتویٰ شیخ علامہ ابن عثیمین

جب عورت امامت کبریٰ کیلئے لائق واہل نہیں ہے۔ اور حضرت مریم ، حضرت آسیہ ، حضرت عائشہ ، حضرت فاطمہ باکمال ہونے کے باوجود سربراہ نہیں بن سکیں تو بھلا کم علم رکھنے والی عورتیں سربراہ کیسے بن سکتی ہے۔ لیکن موجودہ دور میں جس فتنے کا ہمیں چیلنج ہے وہ ہے عورت کی مکمل آزادی ، یہ نظریہ، حق و باطل کو غلط ملط کر دینے والا ہے، اس سے برائی اور اچھائی میں فرق نہیں رہتا اور نہ ہی سنت وبدعت کا پتہ چلتا ہے۔

جو لوگ عورت کی آزادی اور مرد وزن کی مساوات کا واویلا کرتے ہیں وہ درحقیقت عورت کی عزت وتکریم اور عفت و پاکدامنی کو پامال کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ عورت بے پردہ ہو، ایسے موقف کی تائید وہ اس لیے کرتے ہیں کہ بعض دانشوروں نے چہرہ کے پردہ کو ناجائز قرار دیا اور عورت ومرد کے اختلاط کو دعوت دی ۔ اس کے بعد انہوں نے عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ لا کھڑا کیا۔ لہذا وہ زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے ساتھ حصہ لینے لگی وہ یونیورسٹیوں میں لڑکوں کے ساتھ نظر آنے لگی۔ وہ محرم کے بغیر بیرون ملک سفر کرنے لگی، پڑھنے کیلئے اکیلی جانے لگی۔ نیز وہ کھیلوں میں بھی بڑی تیزی سے آگے بڑھی۔ اس کی تصویریں اخبارات، جرائد اور مجلات کی زینت بنیں۔

بعض اسلامی ممالک بھی عورت کی اس آزادی کو جائز قرار دینے لگے، ان کی حکومتوں نے بے حجابی اور بے پردگی کو جائز قرار دیا، زنا کے اڈے کھول دیے اور ان کے اجازت نامے دیئے۔ اس میں شک نہیں کہ پردہ پاکیزگی اور عفت و پاکدامنی کا باعث ہے، اس سے روحانی وقلبی سکون ملتا ہے۔ جبکہ بے حجابی سے حیا و شرم کا جنازہ نکل جاتا ہے۔